السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ

یہ ایک مضمون ماہانہ مجلہ البلاغ انڈیا سے نکلتا ہے جوکہ حضرت مولانا مختار احمدندوی صاحب کا ہے : اس میں یہ ایک مضمون نظروں سے گزرا مضمون نگارنے احادیث کا خوب اندراج کیا اور مسئلہ کواچھے اندازمیں بیان کیا، لیکن آخرمیں تمام مسئلہ پر ہی پانپھیر دیا جومیری سمجھ سے باہر ہے کہ یہ علماء السلف کا بھی خیال ایسا ہی ہے : کہ البتہ اگرکسی کا ازار بغیر غرور وتکبر کے عادتاًٹخنے سے لٹکتا ہووہ وعید کی زدمیں نہیں آتا ہے ، نیز پھراس کو مسئلہ بنانا اوراس پر مطلق حرمت کا فتویٰ صادر کرنا ازروئے شرع درست نہیں ۔

اب مسئلہ پیدا ہوتا ہے کہ جو عادتاًلٹکائے وہ وعید کی زدمیں نہیں آتا تو آتا کون ہے ؟ کون کہہ سکتا ہے کہ یہ تکبر سے لٹکاتا ہے یا نہیں اورپھر عادت تو عبادت نہیں اور پھر عبادت بدلی نہیں جاسکتی اورعادت کو تو ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدلنے آئے تھے اور معاشرے کی کتنی عادتیں آنحضرت نے بدلیں اوریہ کہہ کرکہ یہ عادت ہے اس لیے مسئلہ جائز ہے ۔ اورپھر ساری احادیث صحیح بیان کیں ۔ اورعادت کے اوپر کوئی ایک حدیث بیان نہیں کی (صرف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا فعل بیان کیا ہے ۔ (محمد بشیر الطیب

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃاللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ٹخنوں سےنیچے ازار لٹکانے کا مسئلہ

امام مسلم نے بھی اس سلسلہ میں کتاب اللباس ، باب تحریم جرالثوب خیلاء کے تحت کئی حدیثیں درج کی ہیں :

((عن ابن عمرانہ رأی رجلاًیجر ازارہ فقال ممن انت فانتسب لہ فاذارجل من بنی لیث فعرفہ ابن عمرفقال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم باذنی ہاتین یقول من جرازارہ لایرید بذالک الاالمخیلة فان اللّٰہ لا ینظرالیہ یوم القیامة ۔))

’’عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جواپنی ازار گھسیٹتا تھا انہوں نے پوچھا توکس قبیلہ کا ہے ؟ اس نے بتایا کہ وہ بنی لیث کا ہے ۔ ابن عمر نے اس کو پہچانا اور کہا : میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان دونوں کانوں سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو شخص اپنی ازار ٹخنوں کے نیچے تکبر کے لیے لٹکائے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نہ دیکھے گا ۔‘‘

((عن ابی ھریرۃ رأی رجلاًیجر ازارہ فجعل یضرب الارض برجلہ وھوامیر علی البحرین وھویقول جاء الامیر قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللّٰہ لا ینظرالی من یجر ازارہ بطرف ۔))

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جواپنی ازاراپنے پاؤں سے زمین پر گھسیٹتے ہوئے جارہا تھا وہ بحرین کا امیر تھا اورکہہ رہا تھا امیر آیا ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ سن کر) فرمایا : اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس شخص کی طرف نہ دیکھے گا جواپنی ازار غرور سے لٹکائے ۔‘‘

((عن محمد بن عباد بن جعفر یقول امرت مسلم بن یسار مولی نافع بن عبد الحارث ان یسأل ابن عمر وانا جالس بینھما اسمعت من النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الذی یجر ازارہ من الخیلاء شیئاًقال سمعت یقول لا ینظر اللّٰہ الیہ یوم القیامة۔))

’’حضرت محمد بن عباد بن جعفر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت مسلم بن یسار کو جو حضرت نافع بن عبدالحارث کے غلام تھے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھنے کےلیے کہا اورمیں ان دونوں کے بیچ میں بیٹھا کیا آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اس شخص کے بارے میں جواپنی ازار تکبر سے گھسیٹتے ہوئے چلتا ہے ۔ انہوں نے کہا میں نے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نہ دیکھے گا ۔‘‘

لباس کو ٹخنوں سےنیچے لٹکانے کے سلسلہ میں غرور وتکبر کی قید سے بات واضح طور پر سامنے آتی ہے کہ ان احادیث میں جس وعید کا ذکر کیا گیا ہے وہ بہت ہی سخت وعید ہے یہاں تک کہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ لباس کو ٹخنوں سےنیچے لٹکانے یا زمین پر گھسیٹ کرچلنے والے کو ان تین لوگوں میں شمار کیا گیا ہے ۔ جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ بات کرے گا ، نہ ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ان کا تزکیہ کرے گا ۔ اوران کےلیے آخرت میں دردناک عذاب ہوگا ۔ پوری حدیث اس طرح آئی ہے :

((عن اَبی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلاثة لایکلمھم اللّٰہ یوم القیمة ولا ینظر الیھم ولایزکیھم ولھم عذابٌ الیم قال فقرأھا رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث مرات قال ابوذر خابوا وخسروا من ھم یا رسول اللّٰہ قال المسبل والمنان والمنفق سلعتہ بالحلف الکاذب ۔))1

’’حضرت ابوذر غفاری روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تین افراد ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات نہ کرے گا اور نہ ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اوران کےلیے دردناک

عذاب ہوگا۔ آپ نے یہ تین بار فرمایا، توحضرت ابوذر غفاری نے کہا برباد ہوئے اور نقصان میں پڑے کون لوگ ہوں گے۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم 1 آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک اپنے ازار کو زمین سے گھسیٹنے والا، دوسرا احسان جتلانے والا اور تیسرا اپنا مال جھوٹی قسم کھا کر بیچنے والا۔''

مسلم شریف میں مذکورہ باب کے تحت ایک روایت اس طرح آئی ہے:

((عن ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلاثۃ لا یکلمھم یوم القیمۃ المنان الذی لا یعطی شیئا الا منہ والمنفق سلعتہ بالحلف الفاجر والمسبل ازارہ۔))

حضرت ابوذر غفاری روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین افراد ایسے ہوں گے جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات نہ کرے گا، ایک احسان جتانے والا کہ جو کسی کو کوئی چیز احسان جتا کر دیتا ہے۔ دوسرا وہ جو اپنا مال جھوٹی قسم کھا کر بیچتا ہے اور تیسرا وہ جو اپنے ازار کو زمین سے گھسیٹتے ہوئے چلتا ہے۔''

امام نووی نے ان احادیث کی تشریح میں لکھا ہے:

وأما قولہ صلی اللہ علیہ وسلم المسبل ازارہ معناہ المرخی لہ الجار طرفہ خیلاء کما جاء مفسرا فی الحدیث الاخر لا ینظر اللّٰہ الی من جر ثوبہ خیلاء والخیلاء الکبر وھذا التقیید بالجر خیلاء یخصص عموم المسبل ویدل علی ان المراد بالوعید من جرہ خیلاء وقد)) رخص النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک لابی بکر الصدیق وقال لست منھم اذ کان جرہ بغیر الخیلاء قال الامام ابوجعفر محمد بن جریر الطبری وغیرہ وذکر اسبال الازار وحدہ لانہ کان عامۃ لباسھم وحکم غیرہ من القمیص وغیرہ حکمہ قلت وقد جاء ذلک منصوصًا علیہ من کلام رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم من سالم بن عبداللّٰہ بن عمر عن ابیہ رضوان اللہ علیھم اجمعین عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اسبال فی الازار والقمیص والعمامۃ من جر شیئا خیلاء لم ینظر اللّٰہ تعالیٰ الیہ یوم القیمۃ [رواہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ باسناد حسن۔)) [شرح مسلم، للنووی، ج: ۱، ص: ۱۷

رواہ مسلم، کتاب الایمان، باب بیان غلظ تحریم اسبال الازار... ابوداؤد، کتاب اللباس، باب ماجاء فی اسبال الازار، نسائی، کتاب الزینۃ، باب اسبال الازار1

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد... المسبل ازارہ... (یعنی ازار کو زمین پر گھسیٹنے) کا مطلب یہ کہ پاجامہ کو ٹخنوں کے نیچے غرور کی راہ سے لٹکانا جیسے ایک دوسری روایت میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نہ دیکھے گا جو اپنا کپڑا غرور سے لٹکائے اور یہ غرور کی قید خاص کرتی ہے ازار لٹکانے والے عموم کو یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ وعید اس کے لیے ہے جو غرور سے لٹکائے اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق کو کپڑا لٹکانے کی رخصت دی اور فرمایا تم ان میں سے نہیں ہو اصل میں ان کا یہ فعل غرور کی راہ سے نہ تھا۔ امام ابوجعفر محمد بن جریر طبری وغیرہ نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ازار لٹکانے والے کا ذکر کیا اس لیے کہ اس وقت لوگوں کا تمام لباس ازار ہوتا تھا اور قمیص وغیرہ کا بھی یہی حکم ہے۔ اور میں کہتا ہوں اور ایک حدیث میں صاف آیا ہے کہ حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لٹکانا ازار میں، قمیص میں، اور عمامے میں ہوتا ہے۔ اور جو کوئی ان میں کسی کو غرور سے لٹکائے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نہ دیکھے گا۔ اس کو ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے بسند حسن روایت کیا ہے۔''

اس طرح یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ غرور و تکبر کی بناء پر زمین پر سے ازار گھسیٹتے ہوئے چلنا گناہ کبیرہ ہے۔ بعض احادیث سے غرور و تکبر کے بغیر بھی ازار لٹکاتے ہوئے چلنے کی حرمت ثابت ہوتی ہے۔ لیکن ان احادیث میں غرور و تکبر کی قید سے اس بات پر استدلال کیا گیا ہے کہ اسبال ازار (یعنی ازار لٹکانا) کے گناہ پر مطلق زجر اور وعید والی احادیث کو ان احادیث پر محمول کیا جائے جن میں اسبال ازار کے ساتھ غرور و تکبر کی بھی قید لگائی گئی ہے۔ اس لیے محض لباس زمین پر گھسیٹ کر چلنا یا لباس کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانا حرام نہیں ہے، جبکہ یہ عمل غرور و تکبر کے شائبہ سے پاک ہو۔

واضح ہو بعض احادیث میں غرور و تکبر کی قید نہیں آئی اور بعض سطحی مطالعہ کے عادی افراد ان احادیث کا مفہوم سمجھنے سے قاصر رہتے ہیں۔

جواب:... مجلہ ''البلاغ'' کے چند صفحات کی فوٹو کاپی آپ نے ارسال فرمائی، اس فقیر اِلی اللہ الغنی نے ان صفحات کو بغور پڑھا صاحب مضمون جناب غلام نبی صاحب کشافی حفظہ اللہ تعالیٰ نے وہ احادیث نقل فرمائیں جن میں اسبال ازار و ثوب کو مطلقاً مستوجب وعید قرار دیا گیا ان میں غرور و تکبر کی قید نہیں آئی، پھر لکھتے ہیں: ''لیکن جو شخص اس موضوع سے متعلق تمام احادیث کا گہرائی سے مطالعہ کرے گا تو اس کو یہ بات اچھی طرح سمجھ میں آجائے گی کہ ان احادیث کے مطلق حکم کو ان احادیث کے مقید مفہوم پر محمول کیا جائے کہ جن میں غرور و تکبر کی قید لگائی گئی ہے۔''

کشافی صاحب غرور و تکبر کی قید والی احادیث نقل فرمانے کے بعد لکھتے ہیں: ''اس طرح یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ غرور و تکبر کی بنا پر زمین پر سے ازار گھسیٹتے ہوئے چلنا گناہ کبیرہ ہے۔ بعض احادیث سے غرور و تکبر کے بغیر بھی ازار لٹکاتے ہوئے چلنے کی حرمت ثابت ہوتی ہے، لیکن ان احادیث میں غرور و تکبر کی قید سے اس بات پر استدلال کیا گیا ہے کہ اسبال ازار (یعنی ازار لٹکانا) کے گناہ پر مطلق زجر و وعید والی احادیث کو ان احادیث پر محمول کیا جائے جن میں اسبال ازار کے ساتھ غرور و تکبر کی بھی قید لگائی گئی ہے۔ اس لیے محض لباس زمین پر گھسیٹ کر چلنا یا لباس کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانا حرام نہیں ہے، جبکہ یہ عمل غرور و تکبر کے شائبہ سے پاک ہو۔''

کشافی صاحب اپنی مندرجہ بالا تحقیق کی روشنی میں اپنے مضمون کے آخر میں لکھتے ہیں: ''البتہ اگر کسی کا ازار بغیر غرور و تکبر کے عادتاً ٹخنے سے لٹکتا ہو وہ وعید کی زد میں نہیں آتا، نیز پھر اس کو مسئلہ بنانا اور اس پر مطلق حرمت کا فتویٰ صادر کرنا ازروئے شرع درست نہیں ہے۔'' ان کا کلام ختم ہوا۔

ماشاء اللہ تعالیٰ کشافی صاحب نے بات اصول و ضوابط کو ملحوظ رکھتے ہوئے فرمائی، کیونکہ عام و مطلق آیت یا حدیث کو خاص و مقید آیت یا حدیث پر ہی محمول کیا جاتا ہے، مگر کشافی صاحب کے ذہن سے یہ بات اتر گئی کہ یہ اصول و ضابطہ ہر جگہ نہیں چلتا۔ دیکھئے قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے دورانِ سفر نماز قصر کرنے کا تذکرہ فرمایا تو خوفِ عدو کی قید ذکر فرمائی: {وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا} [النسآئ: ۴،۱۰۱] [''جب تم سفر پر جا رہے ہو تو تم پر نمازوں کے قصر کرنے میں کوئی گناہ نہیں اگر تمہیں ڈر ہو کہ کافر تمہیں ستائیں گے۔''] الآیۃ۔ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

نے سفرامن میں بھی نماز قصر فرمائی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے : {وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا ط الخ} [النور :۳۳،۲۴] [''اور تمہاری جولونڈیاں پاک دامن رہنا چاہتی ہیں انہیں بدکاری پر مجبور نہ کرو۔ ''] ارادۂ تحصن کی قید قرآنِ مجید میں موجود ہے ، جبکہ ارادۂ تحصن کی عدم موجودگی میں بھی اکراہ علی البغاء حرام و ممنوع ہے۔

حدیث میں ذکر ہے کچھ لوگ مردہ بکری باہر پھینکنے جارہے تھے ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اس کی کھال کو رنگ کر فائدہ اٹھالینا تھا ، اب یہ حکم صرف بکری کے ساتھ ہی مخصوص نہیں ، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : ((أَيُّمَا إِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ۔)) 1 [''جوچمڑا بھی رنگ لیا گیا وہ پاک ہوگیا۔ ''] بالکل اسی طرح کچھ احادیث میں غرور و تکبر کی قید آئی ہے وہ درست ہے غرور و تکبر سے ازار لٹکانے والے بھی مستحقِ وعید و سزا ہیں اور بزعم خود تکبر و غرور کے بغیر لٹکانے والے بھی مستحق وعید و سزا ہیں۔ ہاں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس وعید و سزا سے مستثنیٰ ہیں کیونکہ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مستثنیٰ قرار دیا ہے۔

اس فہم کی دلیل سنن ابی داوٗد کی حدیث ہے : ((وَإِيَّاکَ وَإِسْبَالَ الْإِزَارِ فَإِنَّهَا مِنَ الْمَخِيلَةِ۔)) 2 [''اور ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانے سے بچو کیونکہ یہ تکبر ہے۔ ''] تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسبال ازار کو مخیلہ و تکبر قرار دینا اس بات کی دلیل ہے کہ اسبال ازار ہر حال میں ممنوع اور حرام ہے۔ باقی کسی مسبل اِزار کا کہنا کہ میں غرور و تکبر سے اسبال نہیں کر رہا بے بنیاد ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسبالِ ازار ہی کو غرور و تکبر قرار دیا ہے اور وہ اس غرور و تکبر کی نفی کرنے والے مسبل میں بھی موجود ہے۔

تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ 3 اور جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مستثنیٰ قرار دیا ان کے علاوہ تمام اسبالِ ازار کا ارتکاب کرنے والے خواہ عادۃً اسبال کریں خواہ اتفاقا وَاحیاناً سب کا اسبال ((فَإِنها من المخيلة۔)) کا مصداق ہے۔ واللہ اعلم۔ ۱۴۲۱،۴،۲۲ھ

ترمذی، ابواب اللباس، باب ماجاء فی جلود المیتۃ اذا دبغت 1

ابوداوٗد، کتاب اللباس، باب ماجاء فی اسبال الازار 3 ابوداوٗد، کتاب اللباس، باب ماجاء فی اسبال الازار 2

قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل

جلد 02 ص 765

محدث فتویٰ